السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم نے جریدہ ''اہلحدیث '' مجریہ ،۲۹اکتوبر۲۰۰۴شمارہ نمبر ۳۹میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھا تھا کہ جو حضرات نماز سے فراغت کے بعداپنے سر پر ہاتھ رکھ کرایک مخصوص دعا پڑھتے ہیں ،اس کا ثبوت کتاب وسنت سے نہیں ملتا ۔اس کے متعلق ہمارے ایک دیرینہ عزیز لکھتے ہیں :

آپ نے فرض نمازوں کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کرپڑھی جانے والی دعا کے متعلق بحث فرمائی ،ہمارے ہاں عام طورپر یہ عمل نہیں کیا جاتا لیکن یکم ستمبر ۲۰۰۳ء کے صحیفہ اہلحدیث میں اس کوقابل عمل اوراس سے متعلقہ حدیث '' کوحسن لکھا گیا ہے ، مفتی صاحب نے روایت میں مذکورہ عثمان الشمام راوی کے ضعف کو معمولی خیال کرتے ہوئے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے ۔ جب میں نے اصل کتاب میں مراجعت کی تواس سند میں عثمان الشمام نامی راوی سرے سے موجود ہی نہیں بلکہ وہ اس سے پہلی حدیث کی سند میں ہے ۔مذکورہ فتویٰ میں سنن نسائی کا حوالہ بھی دیا گیا ،مجھے نسائی میں بھی یہ حدیث نہیں مل سکی ،اس کے متعلق آپ کسی موقعہ پر وضاحت فرمادیں ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ عمل اوراس سے متعلقہ روایت کی مزید وضاحت کرنے سے پہلے ہم صحیفہ اہلحدیث کے متعلق گزارش کرنا چاہتے ہیں کہ یہ پندرہ روزہ موٴقر جریدہ جماعت غرباء اہل حدیث کا ترجمان ہے یہ جماعت عرصہ دراز سے مسلک اہل حدیث کی نشرواشاعت میں مصروف عمل ہے ۔ لیکن اس جماعت کا یہ ترجمان نقل روایت کے سلسلہ میں انتہائی تساہل واقع ہوا ہے کیونکہ جس خودساختہ عمل کو صحیح ثابت کرنے کے لئے اس میں جوکوشش کی گئی ہے وہ غلط فہمی پر مبنی ہے ۔ ارباب حل وعقد کوفتاویٰ نویسی کے شعبہ پر خصوصی توجہ دینا چاہیے ۔

اس بناوٹی عمل کو مولانا رشید احمد نے فتاویٰ رشیدیہ میں بغیر کسی حوالہ کے لکھا ہے ۔ (ص: ۳۶۳)

علامہ ہیثمیؒ نے اس عمل کو بحوالہ طبرانی اور مسند البزار دو مختلف الفاظ سے بیان کیا ہے ،پھر اس روایت کے ایک راوی زید العمی کے متعلق لکھا ہے کہ اسے محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے ۔ (مجمع الزوائد، ص: ۱۱۰،ج ۱۰)

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں کہ زید بن الحوارمی العمی پانچویں درجے کا کمزور راوی ہے ۔ (تقریب، ص: ۱۱۲)

علامہ البانیؒ نے ہمیں طبرانی اوسط اور خطیب بغدادی کے حوالہ سے اس روایت کی نشاندہی کی ہے لیکن کثیر بن سلیم راوی کی وجہ سے اس کی سند کوانتہائی کمزور لکھا ہے ۔ اس کے متعلق امام بخاری اورامام ابوحاتمؒ کہتے ہیں کہ یہ راوی ''منکرالحدیث '' ہے ۔ امام نسائی اور علامہ ازویؒ نے اسے متروک لکھا ہے ،واضح رہے کہ جس راوی کے متعلق امام بخاری ''منکر الحدیث '' کہہ دیں اسے سے روایت لینا بھی جائز نہیں ہے ،جیسا کہ امام ذہبیؒ نے ابن قطان سے نقل کیا ہے ۔ (میزان الاعتدال، ص: ۵،ج ۱)

علامہ البانیؒ مزید لکھتے ہیں کہ مجھے اس روایت کی ایک اور سند ملی ہے جسے محدث ابن السنی نے اپنی کتاب ''عمل الیوم واللیلة '' رقم: ۱۱۰ اور محدث ابونعیم نے اپنی (تالیف حلیة الاولیاء ص: ۳۰۱ ج ۲) میں بایں سند بیان کیا ہے ۔ عن سلامة عن زید العمی عن معاویة بن قرة عن انس رضی اللہ عنہ

اس سند میں ایک راوی سلامة الطویل ہے ،جسے محدثین نے کذاب کہا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ روایت کا یہ طریق خودساختہ اور بناوٹی ہے ۔ (سلسلہ الاحادیث الضعیفہ، رقم: ۶۶۰)

سعودی عرب کی فتویٰ کمیٹی نے اس مسئلہ کے متعلق لکھا ہے کہ نماز سے فراغت کے بعد سر پر ہاتھ رکھنا مسنون عمل نہیں ہے بلکہ یہ ایک خودساختہ بدعت ہے ۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ ''جس نے ہمارے دین میں نیا کام ایجاد کیا جس کا تعلق دین سے نہیں وہ مردود اور ناقابل عمل ہے ۔'' (فتاویٰ ہیئة کبار العلماء: ص: ۳۵۲،ج ۲)

جوحضرات فضائل اعمال میں ضعیف روایت کے متعلق نرم گوشہ رکھتے ہیں ان سے گزارش ہے کہ محدثین کے ہاں اس کے لئے کچھ شرائط ہیں جن کا یہاں وجود نہیں کیونکہ

الف) مذکورہ روایت فضیلت عمل سے متعلق نہیں بلکہ ایجاد عمل کے بارے میں ہے جس کا ثبوت صحیح احادیث سے نہیں ملتا ہے ۔

ب) اس روایت میں معمولی درجے کا ضعف نہیں ہے جس کی تلافی کثرت طرق سے ہوسکتی ہو بلکہ اس کا ضعف سنگین قسم کا ہے ۔ اس بنا پر ایسے اعمال سے اجتناب کرنا چاہیے جو قرآن وسنت س ثابت نہیں ہیں ۔ (واللہ اعلم)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب